[](https://rekhta.org/poets/chiragh-hasan-hasrat/?lang=ur)

**چراغ حسن حسرت**

* 1904-1955

شاعر و صحافی ، اپنے مزاحیہ کالم کے لئے مشہور

# یارب غم ہجراں میں اتنا تو کیا ہوتا

یارب غم ہجراں میں اتنا تو کیا ہوتا

جو ہاتھ جگر پر ہے وہ دست دعا ہوتا

اک عشق کا غم آفت اور اس پہ یہ دل آفت

یا غم نہ دیا ہوتا یا دل نہ دیا ہوتا

ناکام تمنا دل اس سوچ میں رہتا ہے

یوں ہوتا تو کیا ہوتا یوں ہوتا تو کیا ہوتا

امید تو بندھ جاتی تسکین تو ہو جاتی

وعدہ نہ وفا کرتے وعدہ تو کیا ہوتا

غیروں سے کہا تم نے غیروں سے سنا تم نے

کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

# جب سے تیرا کرم ہے بندہ نواز

جب سے تیرا کرم ہے بندہ نواز

سوز ہے سوز اور نہ ساز ہے ساز

میں ہوں اور میری بے پر و بالی

دل ہے اور دل کی جرأت پرواز

حسن کی برہمی معاذ اللہ

گیسوؤں کے بکھرنے کا انداز

زلف برہم جھکی ہوئی نظریں

گردن ناز میں کمند نیاز

قد بالا و دامن کوتاہ

منزل عشق کے نشیب و فراز

قطع ہونے لگا ہے رشتۂ زیست

اے غم یار تیری عمر دراز

# آؤ حسن یار کی باتیں کریں

آؤ حسن یار کی باتیں کریں

زلف کی رخسار کی باتیں کریں

زلف عنبر بار کے قصے سنائیں

طرۂ طرار کی باتیں کریں

پھول برسائیں بساط عیش پر

روز وصل یار کی باتیں کریں

نقد جاں لے کر چلیں اس بزم میں

مصر کے بازار کی باتیں کریں

ان کے کوچے میں جو گزری ہے کہیں

سایۂ دیوار کی باتیں کریں

آخری ساعت شب رخصت کی ہے

آؤ اب تو پیار کی باتیں کریں

# دشمن جوانیوں کی یہ آشنائیاں ہیں

دشمن جوانیوں کی یہ آشنائیاں ہیں

ان آشنائیوں میں کیا کیا برائیاں ہیں

حسرتؔ کہو کہ کس سے آنکھیں لڑائیاں ہیں

ہونٹوں پہ سرد آہیں منہ پہ ہوائیاں ہیں

یا دل ستانیاں تھیں اور مہربانیاں تھیں

یا کج ادائیاں ہیں یا بے وفائیاں ہیں

قسمت کی کیا شکایت تقدیر کا گلا کیا

جتنی برائیاں ہیں دل کی برائیاں ہیں

# اس طرح کر گیا دل کو مرے ویراں کوئی

اس طرح کر گیا دل کو مرے ویراں کوئی

نہ تمنا کوئی باقی ہے نہ ارماں کوئی

ہر کلی میں ہے ترے حسن دل آرا کی نمود

اب کے دامن ہی بچے گا نہ گریباں کوئی

مے چکاں لب نظر آوارہ نگاہیں گستاخ

یوں مرے پہلو سے اٹھا ہے غزل خواں کوئی

زلف برہم ہے دل آشفتہ صبا آوارہ

خواب ہستی سا نہیں خواب پریشاں کوئی

نغمۂ درد سے ہو جاتا ہے عالم معمور

اس طرح چھیڑتا ہے تار رگ جاں کوئی

# دل بلا سے نثار ہو جائے

دل بلا سے نثار ہو جائے

آپ کو اعتبار ہو جائے

قہر تو بار بار ہوتا ہے

لطف بھی ایک بار ہو جائے

زندگی چارہ ساز غم نہ سہی

موت ہی غم گسار ہو جائے

یا خزاں جائے اور بہار آئے

یا خزاں ہی بہار ہو جائے

دل پہ مانا کہ اختیار نہیں

اور اگر اختیار ہو جائے

# محبت کس قدر یاس آفریں معلوم ہوتی ہے

محبت کس قدر یاس آفریں معلوم ہوتی ہے

ترے ہونٹوں کی ہر جنبش نئی معلوم ہوتی ہے

یہ کس کے آستاں پر مجھ کو ذوق سجدہ لے آیا

کہ آج اپنی جبیں اپنی جبیں معلوم ہوتی ہے

محبت تیرے جلوے کتنے رنگا رنگ جلوے ہیں

کہیں محسوس ہوتی ہے کہیں معلوم ہوتی ہے

جوانی مٹ گئی لیکن خلش درد محبت کی

جہاں معلوم ہوتی تھی وہیں معلوم ہوتی ہے

امید وصل نے دھوکے دئیے ہیں اس قدر حسرتؔ

کہ اس کافر کی ہاں بھی اب نہیں معلوم ہوتی ہے

# یہ مایوسی کہیں وجہ سکون دل نہ بن جائے

یہ مایوسی کہیں وجہ سکون دل نہ بن جائے

غم بے حاصلی ہی عشق کا حاصل نہ بن جائے

مدد اے جذب دل راہ محبت سخت مشکل ہے

خیال دورئ منزل کہیں منزل نہ بن جائے

نہیں ہے دل تو کیا پہلو میں ہلکی سی خلش تو ہے

یہ ہلکی سی خلش ہی رفتہ رفتہ دل نہ بن جائے

ہجوم شوق اور راہ محبت کی بلا خیزی

کہیں پہلا قدم ہی آخری منزل نہ بن جائے

# یارب غم ہجراں میں اتنا تو کیا ہوت

یارب غم ہجراں میں اتنا تو کیا ہوتا

جو ہاتھ جگر پر ہے وہ دست دعا ہوتا

اک عشق کا غم آفت اور اس پہ یہ دل آفت

یا غم نہ دیا ہوتا یا دل نہ دیا ہوتا

ناکام تمنا دل اس سوچ میں رہتا ہے

یوں ہوتا تو کیا ہوتا یوں ہوتا تو کیا ہوتا

امید تو بندھ جاتی تسکین تو ہو جاتی

وعدہ نہ وفا کرتے وعدہ تو کیا ہوتا

غیروں سے کہا تم نے غیروں سے سنا تم نے

کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

# محبت کس قدر یاس آفریں معلوم ہوتی ہے

محبت کس قدر یاس آفریں معلوم ہوتی ہے

ترے ہونٹوں کی ہر جنبش نئی معلوم ہوتی ہے

یہ کس کے آستاں پر مجھ کو ذوق سجدہ لے آیا

کہ آج اپنی جبیں اپنی جبیں معلوم ہوتی ہے

محبت تیرے جلوے کتنے رنگا رنگ جلوے ہیں

کہیں محسوس ہوتی ہے کہیں معلوم ہوتی ہے

جوانی مٹ گئی لیکن خلش درد محبت کی

جہاں معلوم ہوتی تھی وہیں معلوم ہوتی ہے

امید وصل نے دھوکے دئیے ہیں اس قدر حسرتؔ

کہ اس کافر کی ہاں بھی اب نہیں معلوم ہوتی ہے

# پہلے نہائی اوس میں پھر آنسوؤں میں رات

پہلے نہائی اوس میں پھر آنسوؤں میں رات

یوں بوند بوند اتری ہمارے گھروں میں رات

کچھ بھی دکھائی دیتا نہیں دور دور تک

چبھتی ہے سوئیوں کی طرح جب رگوں میں رات

وہ کھردری چٹانیں وہ دریا وہ آبشار

سب کچھ سمیٹ لے گئی اپنے پروں میں رات

آنکھوں کو سب کی نیند بھی دی خواب بھی دیے

ہم کو شمار کرتی رہی دشمنوں میں رات

بے سمت منزلوں نے بلایا ہے پھر ہمیں

سناٹے پھر بچھانے لگی راستوں میں رات

# چاند بھی نکلا ستارے بھی برابر نکلے

چاند بھی نکلا ستارے بھی برابر نکلے

مجھ سے اچھے تو شب غم کے مقدر نکلے

شام ہوتے ہی برسنے لگے کالے بادل

صبح دم لوگ دریچوں میں کھلے سر نکلے

کل ہی جن کو تری پلکوں پہ کہیں دیکھا تھا

رات اسی طرح کے تارے مری چھت پر نکلے

دھوپ ساون کی بہت تیز ہے دل ڈوبتا ہے

اس سے کہہ دو کہ ابھی گھر سے نہ باہر نکلے

پیار کی شاخ تو جلدی ہی ثمر لے آئی

درد کے پھول بڑی دیر میں جا کر نکلے

دل ہنگامہ طلب یہ بھی خبر ہے تجھ کو

مدتیں ہو گئیں اک شخص کو باہر نکلے